نہ ہوگا جیسا کہ ہر سال ہو رہا ہے۔ انشاء اللہ اس ایک ہی برس میں قوم ایک چیز سے گی ایک بات سیکھے گی اور یہ ایک چیز ایسی ہے کہ اگر اس کو ایک مرتبہ اختیار کر لیا گیا تو ساری بگڑی بنیک وقت بن جائے گی۔

بہر حال مسلمانوں کی زندگی کا مقصد متعین ہونا چاہیے اور یہ وہی ہو جس کو ان کے پیدا کرنے والے نے متعین کیا ہے اور ظاہر ہے کہ وہ سوائے قرآن کے اور کہیں نہیں مل سکتا بس قرآن مجید کی تعلیم معنی و مطلب کے ساتھ عام اور لازمی کرنے کی شدید ضرورت ہے۔

اپنے آقا سے

اے میرے آقا تو کہاں ہے؟ میں تیرا بندہ ہوں تو مجھے مل جا! اور بتا دے کہ میں تیری بندگی کیوں کر ادا کروں!

آقا! اے میرے آقا! ذرے صحرا سے جدا ہو کر کھو جاتے ہیں قطرے دریا سے الگ ہو کر فنا ہو جاتے ہیں پھول شاخوں سے ٹوٹ کر کملا جاتے ہیں اور خوشبو پھولوں سے نکل کر آوارہ ہو جاتی ہے اسلئے میں تیری مسلسل بندگی اور تیرا مسلسل وصل چاہتا ہوں!!

میرے پیارے آقا میری ساری تمنائیں اور میری ساری آرزوئیں اس میں پوشیدہ ہیں کہ تو ایک بار اپنے آقا کہنے کی اجازت دیکر میری عبدیت کی تکمیل فرما دیگا!!!

"مصلح"

حقیقی بندہ

جسنے اپنے آقا کی صحبت پر صبر نہ کیا اللہ اسکو غلاموں کی صحبت میں مبتلا کریگا اور جسکی امیدیں اپنے مالک کے سوا سب سے منقطع ہو گئیں وہی حقیقت میں بندہ ہے۔

"حضرت شیخ ابو عمرو عثمانؒ"